خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 1

Time 11:52

استخارہ کی حقیقت کیا ہے اور ساتھ دن تک استخارہ کر نے کے باوجود بھی جواب
نہ ملے تو کیا کر نا چا ہیے ؟

ایسا کبھی نہیں ہو تا کہ جواب نہ ملے بات یہ ہے کہ ہماری زندگی کے دو رخ
ہیں ایک رخ میں ہم ٹا ئم اسپیس میں بندھے ہو ئے ہیں جس کو ہم بیداری
کہتے ہیں اور ایک رخ ایسا ہے کہ جو ٹائم اسپیس سے آزاد ہے جس کو ہم خواب
دیکھنا کہتے ہیں تو جتنی بھی معاورا ئی علوم ہیں یا رو حانیت ہے یہ اللہ تعالیٰ
سے قربت کے معاملا ت ہیں ان کا تعلق رات سے ہے جیسے آپ نے قرآن پاک میں
پڑھا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اور قربت کا تذکرہ آیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے رات
ہی کا ذکر فر ما یا ہے جیسے حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کو معراج ہو ئی
خواب میں ہو ئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کو ہ طور پر اللہ تعالیٰ نے تو
ریت نا زل کی رات میں ہی کی اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ ہم نے تیس راتوں کا
وعدہ کیا اور چا لیس راتوںسے پو را کر دیا دن کا وہاں تذکرہ ہی نہیں ہے
حضرت ابراہیم کا جیسے میں نے آپ سے ذکر کیا ہے جب انہوں تفکر اللہ تعالیٰ
کے معاملات پر اللہ تعالیٰ کے ڈھو نڈے پر وہ را ضک ہو گیا ستارہ رات ہی کو
نکالتے ہیں دن کو تو نہیں نکا لتے اسے صورت سیے جتنے پیغمبروں کے خواب ہیں
اس کا بھی تعلق رات سے ہے مثلاً حضرت یو سف علیہ السلام کا خواب کہ
صاحب میں نے دیکھا ہے چا ند سورج اور گیا رہ ساتارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں
جتنے بھی آپ کو رو حانی علوم ملیں گے ان کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری زندگی دو
ایک رخ ہے بیداری ہجس کو ہم جاگنا کہتے ہیں رخوں پر سفر کر رہی ہے
اور ایک رخ ہے خواب جیسے ہم سب لوگ جا گ رہے ہیںاور ایک رخ ہے خواب
جس کو ہم رات کہتے ہیں اب صورت حال یہ بنی کہ اب ہمارے اوپر دو حواس
غالب ہیں ایک حواس کا نام دن ہے اور ایک حواس کا نام رات ہے جب ہمارے
اوپر دن کے حواس غالب ہو تے ہیں تو رات کے حواس سے ہم دور ہو جا تے ہیں
اور جب ہمارے اوپر رات کے حواس غالب ہو تے ہیں تو ہم دن کے حواس سے دور
ہو جا تے ہیں تو خواب دیکھنا جو ہے وہ دراصل دن کے حواس کا مغلوب ہو نا ہے
یہ انسان ہر انسان نہیں ہر جانور، ہر پرندہ،ہر درخت ،پتھر پہاڑ پا نی کائنات
میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ ان دو حواسوں میں داروبدل ہو رہی ہیں ہکبھی
رات کے حواس کا غلبہ ہو جا تا ہے ہکبھی دن کے حواس کا غلبہ ہو جا تا ہےہتو
رات کے حواس کا جب غلبہ ہو تا ہے تو آدمی ٹائم اسپیس سے آزاد ہو جا تا ہے

اور جب دن کے حواس کا جب غلبہ ہو تا ہے تو آدمی کے اوپر ٹائم اسپیس کا
مسلط ہو جا تا ہے قانون یہ ہے جس آن جس گھڑی انسان سو جا ئے گا اس
کی آنکھ لگ جا ئے گی نیند کی آغوش میں کھو جا ئے گا ۔ اسی وقت اس پر رات
کے حواس غالب ہو جا ئیں گے جب تک کسی آدمی کے اوپر ، کسی گا ئے کے
اوپر ،کسی بھنس کے اوپر ، بکر ی کے اوپر ،طو طے چڑیا کے اوپر ،پہاڑ کے اوپر
درخت کے اوپر رات کے حواس غالب نہیں ہو نگے وہ سو ئے گا نہیں سو نہیں
سکتا اور جیسے ہی وہ حواس غالب ہو تے ہیں وہ سو جا تا ہے اور جیسے ہی
وہ حواس ٹوٹتے ہیں کمزور ہو تا ہے آدمی تو اس کا تاثر ہو جا تا ہے تو جب
آدمی سو تا ہے جیسے ہی اس کی آنکھ بند ہو تی ہے وہ خواب دیکھنا شروع
ہوجا تا ہے اب یہ بھی سائنس نے ثابت کر دیا کہ آدمی کی نیند پو ری نہ ہو تو
آدمی بیمار ہو جا تا ہے اتنے گھنٹے آدمی کو سو نا ہی چا ہیے اچھا سائنس نے یہ
بھی ثابت کر دیا ہے کہ اگر کو ئی آدمی زندگی میں خواب نہیں دیکھتا وہ بھی
بیمار ہے خواب آدمی کو نظر ہی آنا چا ہیے اب خوابوں کی صورت یہ ہو تی ہے
کہ کو ئی خواب یادرہتا ہے کو ئی خواب بھول جا تے ہیں تو اگر خواب میں
دیکھئے ہو ئے حالات اور واقعات کے نقوش گہرے ہو تے ہیں تو وہ خواب یا د رہتا
ہے اگر خواب کے حالات اور نقوش ہلکے ہوتے ہیں تو یاد رہ جاتے ہیں ۔اسی
صورت سے آپ کی دنیا کوا ہمیت دیتا ہے تو وہ خواب میں دیکھئے ہو ئے حالات
اسے یاد رہتے ہیں ورنہ یاد نہیں رہتے بیداری میں بھی آپ دیکھیں اپنے گھر سے
آپ یہاں تک مراقبہ ہال تک تشریف لا ئے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اجر دے تو
راستے میں آپنے سب کچھ دیکھا اب میں آپ سے یہ کہو کہ یہاں چو رنگی پر کو
ئی بورڈبھی لگا دیکھا ہے آپ نے مراقبہ ہال کا تو اس میں سے اکثر بشتر لوگ
یہی کہیں گے ہمیں نہیں پتا حالانکہ وہ بو رڈ دیکھا کیوں کہ اہمیت نہیں دی آپ
وہاں کھڑے نہیں ہو ئے ٹہرے نہیں آپ نے اس کو اہمیت نہیں دی کہ اچھا بھئی
یہاں بھی ایک بورڈ لگا ہوا ہے اس لئے آپ کو یاد نہیں رہا آپ رو ز دفتر جا تے
ہیں راستے کی ہر چیز دیکھتے ہیںسب کچھ دیکھے ہیں دو کا نیں بھی د یکھتے
ہیں اور جب دفتر جا کر کو ئی آدمی سوال کر تا ہے کہ بھئی آپ نے کیا کیا دیکھا
بہت کچھ دیکھا بس ہم آگئے لیکن آپ بس میں بیٹھ کر گا ڑی میں بیٹھ کر ہر ہر
جگہ غو رو فکر کر تے جا ئیں کہ یہاں کیاہے ۔ یہاں کیا ہے ۔یہاں کیا ہے ۔یہاں
کیا ہے تو اگر تو سو دوکانیں وہاں فلاح دوکا ہے لیکن اگر آپ غور نہیں کر یں گے
تو کچھ بھی یاد نہیں رہے گا یہی صورت خواب میں بھی ہے خواب میںدنیا کی آپ
کی نزدیک اہمیت ہے تو وہ یاد رہے گا نہیںاہمیت ہے تو وہ دیکھی ہو ئی چیز یاد
نہیں رہتی اب استخارے ہم کرتے ہیں تو اب استخارے میں یہ توہمارے پیش نظر
ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے لیکن اللہ تعالیٰ کے سے مشورہ کر رہے ہیں لیکن اللہ
تعالیٰ کے معاملات سے متعلق اہمیت نہیںہے اہمیت دنیا کی زیادہ ہے تو جو کچھ
آپ خواب میں دیکھتے ہیں وہ یاد نہیں رہتا دیکھتے ضرور ہیں یہ ہو نہیں سکتا
ایک بندہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرے اور اللہ تعالیٰ اسے جواب نہ دے یہ کیسے

ہو سکتا ہے بھئی ایک بندہ بندے کو مشورہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیسے مشورہ
نہیں دے گا بھئی لیکن چونکہ وہ خواب کے حواس میں سارے کام ہو تے ہیں اور
خواب کی دنیا سے بندہ واقف نہیں ہو تااور خواب کی دنیا کو واقفیت نہیں دیتا
تو اس لئے جو کچھ وہ دیکھتا ہے بھول جا تا ہے اس میںتین دن ہو ں ساتھ دن
ہوں اکیس چا لیس دن بھی ہو سکتے ہیں، یہ تو یہ ہو گیا اب یہ ہے کہ آپ کو
فو ری طور پر مشورہ کر نا ہے مطلب یہ کہ آج آپ نے اللہ تعالیٰ سے مشورہ کیا
اور کل آپ کو اس کا ہمایا نا کا جواب دینا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ آپ کو
اپنے اندر اتنا یقین پیدا کر نا ہے چا ہیے وہ ساکت اپنے اندر پیدا کر نا چا ہیے کہ با
پ سال سے دو بات کر لے تو اللہ تعالیٰ سے آپ کر تے ہیں بھئی استخارہ کی کیا
ضرو رت ہے اور یہ کہ آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے ایسا نہیں ہے قرآن پاک میں
اللہ تعالیٰ نے فر مایا جہاں تم ایک ہو میں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو میں
تیسرا ہو ںاس کا کیا مطلب ہوا ہم جتنے بھی یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں ہر آدمی
کہتا ہے اللہ تعالیٰ فر ما رہے ہیں ایسا نہیں ہے میں چھپا ہوا تو ضرور ہوں
لیکن جہان تم ایک وہاںمیں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو وہاں میں تیسرا ہوں
...اللہ تعالیٰ نے فر ما یا ...الا انا بکل شئی محیط ... کہ میں نے تو ہر چیز کو
احاطہ کیا ہوا ہے ایک دا ئرہ ہے اس دا ئرہ کے اندر ہر شئے بند ہے تو اب میں
اس دا ئرہ میں بندہوں تو اس دا ئرہ کو نہیں دیکھ سکوں جس میں اللہ تعالیٰ
نے کو ئی کمی نہیں کی اللہ تعالیٰ نے تو بتا دیا ھولا ول ،ھو لآخر ،ھولظاہر
ہوالباطن کہ میں ہی ظاہر ہو ں میں ہی با طن ہوں میں ہی ابتداء ہوں میں
ہی انتہاء ہوں ہ تمہارے ساتھ ہوں تمہارہی مدد کر تا ہوں تمہیں رزق دیتا
ہوں تم میری سمات سے سنتے ہو میری بصارت سے دیکھتے ہو میرے فواد سے
سوچتے ہونحن اقرب ...میں تمہاری رگ جان سے زیادہ قریب ہوںاتنی قربت کے
باوجود آپ یہ کہیں ہم اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ تو آپ کی نا شکر ی ہے
اگر کو ئی آدمی آج کو ئی فیصلہ کر نا چا ہے تو اس میں کل کیا ابھی کیوں نہ
فیصلہ ہو ابھی اللہ سے پوچھے صاحب یہ کام کروں میں اللہ تعالیٰ اسے جواب
دیں گے لیکن اب یہ ہے کہ آپ ان تقاضو ں کو پو را کر کہ اپنی رو حانی صلا
حتیوں کو بیدارکر کہ اپنے اندر اتنی صلا حیت تو پیدا کریں...کہ اللہ تعالیٰ سے
گفتگو کر سکیں اللہ تعالیٰ سے اپنی درخواست پیش کر سکیں اللہ تعالیٰ کے
سامنے عاجزی انکساری کر سکیں جوان نہ ملنے کی وجہ جو ہے یہ ہماری اپنی
کمزوری ہے شعوری کمزوری اوریقین کی کمزوری اگر یقین آدمی کہ اندر ہو تو
دیکھئے حضرت ابرا ہیم نے اللہ تعالیٰ سے فر ما یا کہ صاحب آپ مر نے کہ بعد
دو بار ہ زندہ کر سکتے ہیں تو اللہ میاں نے کہا ہاں زندہ ہاں کر دیں گے تو
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فر ما یا کہ صاحب مجھے یقین توہے اس بات کا
کہ آپ مر نے کہ بعد دو بارہ زندہ کر دیں گے لیکن آپ میرے اوپر کرم کر یں میرے
اوپر مہر با نی فر ما ئیں اپنے بندے کہ اوپر اگر مجھے یہ دیکھا دے تو مجھے یقین
اور زیادہ ہو جا ئے گا میرا یقین اور پختہ ہو جا ئے گا ہ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس

بات کو نا پسند بھی کیا اللہ تعالیٰ نے فر مایا دو پرندے پکڑو ان کو ذبح کر و ان کی
خیال اتا رواو ر ان کا قیمہ بنا دودونوں کا ایک ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ایسے ہی کیا دو پر ندے ذبح کئے خیال اتاری اس کا قیمہ بنایا قیمہ بنا کر وہ
اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ تھوڑی تھوڑی جگہ اس کو رکھ دوانہو ں نے اسی طر ح
کیایہاں تھوڑی سی چوٹکھی ڈال دی وہاں تھوڑی سی چوٹکھی ڈال دی اب اللہ
تعالیٰ نے فرما یا ان کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کیے حکم سے زندہ ہوں حضرت ابرا
ہیم نے کہا اللہ کے حکم سے زندہ ہو تو جہا ں جہاں ٹکڑے تھے جس جانور کے
وہاں سے وہ ٹکڑے اٹھے ایک جگہ جمع ہو ئے اور زندہ پر ندے بن گئے تو یہ اللہ
تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا اس کا مطلب ہی یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کہتے ہیں کہ وہ بالکل صیحح ہے اس میں کو ئی ردوبدل
نہیں ہو تا بس بات اتنی سی ہے کہ ہمارے اند ر کتنی صلا حیت ہے ہمارے ساری
زبانی جمع خر چ ہے اب ایک اللہ تعالیٰ نے نماز فر ض کی ہر انسان اپنے ایک
ناول لیکر بیٹھتا ہے ا س میں جناب شام کو جو ناول پڑھے گا صبح کی آذان ہو جا
ئے گئی اس کو کو ئی خیال ہی نہیں آئے گا کہ آزان ہو گئی تا ج کھیلنے بیٹھے گا
ایک دن ایک رات مسلسل تا ج کھیلے گا کھا نے کا بھی خیال نہیں آئے گا لیکن جب
اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گا تو خیال ہو جا ئے گا دنیاداری کی تو اس کا
مطلب ہے ہمیں اس بات کا یقین ہی نہیںہے ہم اللہ کے سامنے کھڑے ہیتو
ہماری یقین کی کمزوری کا تو یہ حال ہے اب ہم یہ کہیں کہ اللہ ہمیں مشورہ
نہیں دیتا تو مشورہ تو جب دیں جب ہم اللہ سے مشورہ کر یں اب ہوا ئی
مشورہ ہے ہوا میں آپ نے گیند اچھا ل دی اب وہ جہاں بھی گرے ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 2

Time 06:15

۲۔مر حوم لوگ خواب میں کیوں نظر آتے ہیں ؟

حضور پاک ﷺ کی حد یث ہے جو آدمی مر جاتا ہے اس دنیا سے اس دنیا میں یعنی
عالم اعراف میں منتقل ہو جا تا ہے اس کاتعلق اس دنیا سے اور اس دنیا کے
احباب دو ستوں سے او ر اس دنیا کی تیس سال تک بر قرار رہتا ہے تیس سال
کے بعد آہستہ آہستہ وہ اس دنیا کو بھول جا تا ہے اور یہ بھی ہو تا ہے جن
لوگوں سے اس کو محبت ہو تی ہے بہت زیادہ تعلق خاص ہو تا ہے وہ لوگ بھی
اس کے پاس پہنچ جا تے ہیںتو یہ تو نہیں فر مایا صرف اتنا فر مایا ہے کہ تیس

سال تک اس دنیا سے تعلق رہتا ہے تو تعلق اسی بنیاد پر قائم رہتا سکتا ہے جب
آدمی اپنے دوستوں سے اپنے ماحول سے اپنے رشتے دا روں سے متعلق رہے یعنی آتا
جا تا رہے رابطے قائم رہے تو جو یہاں سے لوگ چلے جا تے ہیں ان کی روح اپنے
رشتے داروں کو دیکھنے ان سے ملنے اور نہ صرف یہ کہ ان کو دیکھنے اور ملنے
آتی ہے بلکہ ان کے لئے دعا بھی کر تی ہے جیسے ماں باپ اولادا کے لئے دعا کر تے
ہیں اس لئے جو ہمارے بزرگ یہاں سے پر دہ فر ما گئے ہماری والدہ ہمارے والد
ہمارے داتا ہمارے نا ناوہ اگر ہمیں یہاں کسی مصیبت میبیا کسی پر یشانی میں
نکالتے ہیں تو وہ با قاعدہ اسی طرح دعا کر تے ہیں کہ جس طرح اس دنیا میں
رہتے ہو ئے دعا کر تے ہیں اللہ؛ تعالیٰ ان کی دعا ئوں کو سنتا ہے ایک صورت یہ
ہو تی ہے کہ ماں باپ نے اپنی اولاد کے لئے آسائش و آرام کا سامان مہیا کیا
جیسے کہ والدین کے اوپر فر ض ہے کہ اپنے اولاد کی تر بیت کر واپنی اولاد کے لئے
آرام و آسائش کا سامان اتنا تو مہیا کر دوکہ وہ اتنا آرام سے رو ٹی کھا لے کپڑے
پہن لے اپنے گھر میں رہے لے ۔ لیکن اس آسائش و آرام کو اکٹھا کر نے میںاللہ کے
قانون کو توڑ دیا بے ایمانی کی دگا با زی کی لوگوں کی حق تلفی کی وغیرہ
وغیرہ تو کچھ لوگ ایسے ہو تے ہیں کہ وہ آنا نہیںچا ہتے وہ دنیا سے اتنے بیزار ہو
جا تے ہیں نہ اولاد کی طر ف سے رشتے داروں کی طر ف سے ما حول کی طر
ف سے کہ وہ اس دنیا سے اس دنیا میں آنا نہیں چا ہتے لیکن کیوں کہ انہوں نے
بے ایمانیاں کی ہو ئی ہو تی ہیں اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے بنا ئے ہو ئے
قانو ن کو توڑا ہو تا ہے تو بطور اس سزا کے فر شتے لا زماً ان کو اس دنیا میں
لا تے ہیں کہ بھئی آپ نے اللہ اور رسول کا قانون توڑا اور لوگوں کیساتھ بے
ایمانیاں کی لوگوں کو پر یشان کیا ان کی دل آزاری کی اور لوگوں کی دل آزاری
کی اور اولا د کے لئے یہ سب کچھ کیا اب دیکھئے کہ اوالاد کیا کرتی ہے کیوں کہ
تم نے اللہ کا ااور اللہ کے رسول اللہﷺ کا قانون تو ڑا ہے تو تمہا ری یہ سزا ہے
کہ ادھر بار بار آکے اور وہ نہیں آتے تو فر شتے انہیں جبرل لا تے ہیںتو اب یہ
خواب میں جو دیکھتے ہیں ہم دو طر ح دیکھتے ہیں ایک تو یہ جو انتقال کر جا
ئیں ان کی رو حیں تعلق خاتون کی دنیا سے اس دنیا میں آتی ہیںد یکھ بھال کر نے
اپنے بچوں کی رشتے داروں کی یا والدین کی اور دو سری طر ف خواب دیکھنا یہ
ہے کہ ان کو جبریل لا یا جا تا ہے اکثر لو گوں سے آپ نے سنا ہو گا کہ میں نے
اپنے بزرگ کو بڑا پر یشان دیکھا ان کو رو تے ہو ئے دیکھا ان کو آنکھ کہ کنا رے
دیکھاا یسا دیکھا ویسا دیکھا اور بہت سارے لو گ ایسا کہتے ہیں ہم نے اپنے بزرگ
کو خوش دیکھا بھئی اچھے لباس میں دیکھا تو یہ جو دیکھنا ہے یہی اس کی تعبیر
ہے اگر ایک آدمی آپ کے بزرگ ہیں ان کو آپ پر یشامن دیکھتے ہیں بدحال
دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں وہ تکلیف میں ہیں اور ایسی
صورت جب ہو تو ان کا زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کر ناچا ہیے کھا نا پکا کر غر
یبوںتا کہ ان کو عمور حاصل ہو یعنی جو تکلیف ہے اس دنیا میں کئے ہو ئے علوم
ہیں آپ کے لئے آپ کی اولاد کے لئے رشتے دا روں کے لئے قانون کو تو ڑا ن کے لئے

ہم سزا کم تو نہیں کم سکتے لیکن ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ان کے لئے تھوڑی سی آسانی فر اہم کر دیں تو یہ جو بھی کچھ آدمی خواب میں دیکھتا ہے یہی اس کی تعبیر ہے اگر وہ خوش دیکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ان کو آرام و آسائش کی زندگی عطا فر ما ئی اور اگر وہ نا خوش دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر نی چا ہیے ان کی مغفرت کی ان کے لئے ایصال ثواب کر نا چا ہیے بر حال مر نے کے بعد اس دنیاسے مر نے والے کا تعلق تیس سال تک رسول اللہﷺ کی حدیث کے مطا بق تیس سال تک تعلق رہتا ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 3

Time 36:57

عبا دت کے با وجو د مسلمان کی تبا ہی کے اسباب کیا ہیں ؟

بات یہ ہے کہ مسلمان اللہ پر ایمان رکھتے ہیجتنا کچھ ہو تا ہے عبا دت بھجی کر تے ہیں حج زکوٰ ۃ نماز جو بھی فر ق پڑتا ہے کر تے ہیں تو اس میں یہ کہا جا سکتا ہے اگر بہت بڑی تعداد نہیں مسلمانوں کی تو کا فی لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور ارسول کو مانتے ہیں اور ان پر اللہ اور اللہ کے رسول ا پر جان تک دینے پر اس کے مظاہرے بھی کئی دفعہ ہو ئے ہیں جب کو ئی ایسا مر حلہ پیش آیا مسلمانوں نے یہ محسوس کیا کہ ہماری امالی اور جانی قربان سے اللہ او ر اللہ کا رسول خوش ہو گا تو انہو ں نے نے مال کی پر وا کی نہ جان کی پر وا کی ابھی کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے با رہ تیرا سال پہلے کی باتھ ہے لا ہور میں ختم نبوت کے سلسلے میں سنا کہ دس ہزار آد می مر گئے اب یہ الگ بات ہے کس نے مارا۔اب یہ ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ذلیل بھی ہے مسلمان بھکا ری ہے اب یہ صیحح ہے کہ غیر مسلم قومیں ہمیں سہا را نہ دیں اور ہماری امدا د نہ کر یں تو نہیں کہا جا سکتا کیا ہمارا کیا حشر ہو گا تو اس کی دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ صورت یہ ہے کہ جو ہم عبا دت کر تے ہیں وہ مقبول ہی نہیں ہے اللہ کا دو سری صورت یہ ہو سکتی ہے ہم جو عبا دت ریاضت کر تے ہیں وہ عبا دت و ریاضت کے دا ئرے میں ہی نہیں آتی ہم سمجھ رہے ہیں کہ وہ عبادت ہے ہم سمجھ رہے ہیں کہ وہ اللہ کے سامنے جھکنا ہے ہم سمجھ رہے ہیں جو ہم نے حج کیا وہ اسی طر ح کا حج ہے جس طرح ہمارے اسلا ف حج کر تے تھے ارکان تو وہی ہیں نماز کے بھی ارکان چو دہ سو سال پہلے بھی نماز با ت یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے جس طر ح آذان دی جا

تی تھی آج بھی دی جا تی ہے چو دہ سوسا ل پہلے جو رخ تھا مسجد میں قبلے کا
وہ آج بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ذلیل و خوار ہے اس کی ایک آیت جو
قرآن سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ہماری جو روززی ہے وہ حلال ہے جب کہ اللہ
تعالیٰ نے واضع طور پر یہ قرآن پاک میں حدیثوں میں تمام جتنے فقہ ہیں ہمارے
ان میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے کہ اسلام میبنیادی بات ہ
ہے کہ رزق حلال ہے رو زی حلال ہے اگر رو زی حلال نہیں ہو گی تو نہ نماز کا
کو ئی فا ئدہ ہو گا ، نہ روزہ کا کو ئی فا ئدہ ہو گا ،نہ حج کا کو ئی فا ئدہ ہو
گا ، دو سری بات اسلام یہ بتا تا ہے کہ سب سے بری چیز جو ہے وہ اسلام، میں
ہے وہ منا فقت ہے اسلام جو ہے منا فقت کو کسی بھی حال میں پسند نہیں ک
تا منا فقت جو ہے اس کو قبول ہی نہیں کر تا تیسرا جو وسب سے بڑا گنا ہ ہے
جس میں اللہ تعالیٰ نے خود فر مایا ہے میں دو گناہ معاف نہیں کر سکتا ایک
شرک ایک حقوق لالعباد اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم شریک کے دا ئرے میں تو
کبھی ہم نے قدم تو نہیں رکھ لیا اس لئے کہ حق تلفی بجا ئے خود برابر ہے شرک
تو اللہ تعالیٰ نے فر ما یا دو گنا ہ معاف نہیں کروں گا ایک شرک ایک حقوق العباد
یعنی شریک او ر حق تلفی دونوں برابر برابر ہیںاب یہ بھی دیکھنا ہے کہ
مسلمانوں میں شرک کا تو کہیں ظا ہر نہیں ہو رہا تو یہ چار چیزیں ہمارے
سامنے ہو ئیں ایک یہ رزق حلال ،دو سری یہ منا فقت سے بچنا ،تیسری یہ ہے کہ
کسی کی حق تلفی نہ کر نااور چو تھے یہ کہ اگر یہ چا ر چیزیں مسلمانوں کے
اندر ہیں تووہ مسلمان کہلا نے کا مستحق ہے اور اگر یہ چار چیزیں مسلمان کے
اندر نہیں ہیں تو وہ خود کو تو مسلمان کہہ رہا ہے لیکن وہ مسلمان ہے ہی
نہیں اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اب ہم رو زی کے اوپر آتے ہیں اس وقت
جو ہماری معیشت ہے وہ ہماری سودکے اوپر ہے بینک میں سو د،گا ڑیاں ہمارے
چلا نے کے لئے جتنی ہیں وہ سب سود کے اوپر مثلاً قسط جہاں بھی آجا ئے گی
وہ سودکے اوپرہے اب سودکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضع طور پر کہہ دیا ہے
کہ جو لوگ سود لیتے ہیں اور جو لوگ سو د دیتے ہیں وہ میرے کھلے دشمن ہیں
تو اب دشمنی دانستاں ہو رہی ہے دشمنی نہ دانستاں ہو رہی ہے یا دشمنی
مجبو راً ہو رہی ہے لیکن بر حال دشمنی دشمنی ہے جب اللہ تعالیٰ یہ بات
واضع طور پر دیکیٹ کر رہا ہے کہ سودی نظام میں چلنے والے لوگ میرے دشمن
ہیں اب ہماری رو شی ہی حلال نہیں ہے سود کی اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا دشمن
کہہ رہا ہے تو ہماری ان نمازوں کا ہمارے رو زوں کا اور ہماری حج کا کلیا فا
ئدہ اللہ تو ہمیں دشمن کہہ رہا ہے اور ہم سب وہ کام کر رہے ہیں جو اللہ
کے لئے پسند یدہ ہے تو یہ کیا بات ہو ئی تو اللہ اپنے دشمن کے عمل کو قبول
کیسے کر ے گا ہتو ایک تو ہمارے مسلمانوں کی جو زبوحالی ہے پر یشانی ہے اور
ذلت اور خواری کا جو با عث ہے یہ سو د ہے ہیے تو آپ کا ایک رو زی کا معاملہ
آگیا ا ب آپ کہیں کہ صاحب یہ تو ایک مجبوری ہے کہ فزیکل کے بغیر تو نظام
ہی نہیں چل سکتا تو اللہ جو ہے اللہ اس مجبوری کو نہیں مانتا مجبوری نہیں

ہے یہ آپ نے خود اس معیشت کو بنا نا ہے ایسی معیشت آپ نے بنا ئی ہے کہ آپ
جو ہے اس میں پھنس گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسائل کی کمی نہیں دی آپ
اپنا تیل نکا لیں گیس نکا لیں اپنے یہاانڈ سٹریاں قائم کر یں بے ایمانیاں چھوڑ دیں
کمیشن چھوڑدیں نتیجہ یہ ہو گا کہ ایسا معا شرہ آپ قائم کر نے میں کا میاب
ہو جا ئیں گے جس میں یہ سود کی لا نت سے جان چھوٹ جا ئے گی اورجب یہ
سو د کی لا نت سے جا ن چوھڑ جا ئے گی تو آپ اللہ کی دشمنی کے دائرے سے با
ہر نکلے گے اب آپ غور کر یں ایک آدمی آپ کا دشمن بھی ہے تو وہ دو ست بھی
ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے یعنی کو ئی آدمی آپ کا دشمن ہے وہ ثابت بھی ہو گیا
کہ دشمن ہے اور اس نے کہہ بھی دیا کہ میرا دشمن ہےا ب یہ کہ وہ خوش ہو
گا تویہ کیسے ہو گا اب آجا ئیے اس کے منا فقت کے اوپر یہاں جو مسلمانوں کا
حال ہے زبان سے کچھ اور کہتے ہیں عمل کچھ اور کر تے ہیں پو ری قوم کا یہ
حال ہے کہ جھوٹ جو ہے وہ پو ری زندگی میں سرا ئیت کر چکاہے ہمارے حضور
قلندر بابااولیا ء   فر ما یا کر تے تھے بڑے دوکھ کے ساتھ تو مسلمانوں کو عجیب
حال ہے کہ جھوٹ بو لتے ہیں بغیر ضرورت کے فیشن میں بھئی جھوٹ بو لنے کے
بعد ایک پیا لی چا ئے مل جا ئے توب صبر تو آجا ئے بھئی چا یئے مل گئی چا ئے مل
گئی اب ہماری جو قوم ہے اس میں ہر آدمی اپنے گربان میں دیکھ سکتا ہے کہ
ہم لوگ بلا ضرورت عاداً جھوٹ بو لتے ہیں کو ئی اپنی لو گا ئی کے لئے جھوٹ بو
لتا ہے کو ئی کسی کو خوشامت میں خوش کر نے کے لئے جھوٹ بو لتا ہے کو ئی
کسی کو عز یت پہنچا نے کے لئے جھوٹ بو لتا ہے کو ئی کسی کو مقصد یہ ہے کہ
کسی نہ کسی عنوان سے اس کی زندگی میں جھوٹ کا عمل داخل ہو جا تا ہے ۔
ایک ہزار آدمی اگر اپنا محاسبہ کر یں تو میرا اندازہ ہے کسی پا نچ دس آدمی
سے زیادہ ایسے نہیں نکالتے جن کی زندگی میں جھو ٹ کا عمل داخل نہ ہو تو
جھوٹ ہے وہ منا فقت ہے تو منا فقت کو اللہ پسند نہیں کر تا ،ا ب حقوق العباد
کا کیا حال ہے اب حقوق العباد کا یہ حال ہے کہ سب سے قریب تر ین رشتہ میاں
بیوی کا ہو تا ہے اللہ تعالیٰ نے فر مایا دیا ...کہ بیویاں تمہارا لباس ہیں او ر شو
ہر بیویوں کے لباس ہیں ہتو اس سے زیادہ کو ئی قربت کا اس سے زیادہ کو ئی
طر یقہ نہیں تھا اظہا ر کا لباس ہیں ایک دو سرے کے اب آپ دیکھیں کو ئی گھر
شا ید ہی ایسا ہو گا جہاں میاں بیوی ایک دو سرے سے لڑ تے نہ ہوں اور ایک دو
سرے کی حق تلفی نہ کر تے ہوں ہلڑ رہے ہیں ہرمیاں ہر گھر میںلڑا ئی میرا
خیال ہے اگر سو گھر آپ لیں تو مشکل سے ایک دو گھر بڑی مشکل ہی ایسے
نکلیں گے جہاں میابیوی آپس میں لڑتے نہ ہوں اس لڑا ئی کی بنیاد پر بیوی سے
دا نستاں طو ر پر غیر دانستاں طور پر شو ہر کی حق تلفی ہو رہی ہے اور بیوی
کو شو ہر کی حق تلفی ہو رہی ہے جب یہ میاں بیوی کی آپس میں حق تلفی
ہورہی ہے تو پھر اولاد بھی ویسے ہی نکلتی ہے تو اولاد جو ہے والدین کی حق
تلفی کر رہی ہے اور والدین اولاد کی حق تلفی کر رہے ہیں ۔ تو اس کا مطلب
یہ ہوا ہم نے وہ گنا ہ اپنی زندگی میں اپنے ارادے اختیار سے داخل کر لیا ہے اب

آپ ایسا گنا ہ کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضع طور پر یہ
اعلان کر دیا میں اس کو معاف نہیں کروں گا اورپھر اللہ تعالیٰ کی آپ عبا دت
بھی کر رہے ہیں تو یہ کیا بات کر دی اب شرک پر آجا ئیے اور مشر کین کے لئے
جو عذاب کی وحدیں ہیںآپ سب ہی لوگ جا نتے ہیں ہےاب شرک کا ہمارا یہ حال
ہے کہ ہم اللہ کا تو تذکر ہ کر تے ہیں کہ اللہ بڑا ہے اللہ را زق ہے اللہ قادر
مطلق ہے لیکن ایمان داری کی بات یہ ہے کہ اللہ را زق ہم اپنے سیٹ کو اپنے
بوس کو اپنے گو رنمنٹ کو اور ان لو گوں کوجو ہمیں مہینے کے بعد ہمارے ہا تھ
پر تنخواہ رکھتے ہیں ان کو رازق کر تے ہیں سیٹ نا را ض ہو جا ئے گا تو نو کر
ی سے نکال دے گا سیٹ خوش ہو جا ئے گا تر قی ہو جا ئے گی کچھ کر یں گے
نہیں تو کھا ئیں گے کہاں سے جب کہ آپ کی زندگی میں یہ بات داخل ہے کہ آپ
اس دور میں سے گزر چکے ہیں کہ جب آپ کچھ بھی نہیں تھے جب بھی آپ کو
اللہ نے رو زی فراہم کی تھی ماں کے پیٹ میں آپ کو رو زی فراہم کی اور سو
لہ ستر ہ سال تک اللہ نے آپ کو رو ٹی فراہم کی کبھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو
کبھی کسی کی عمر تیس سال ہے کسی کی پچاس سال عمر ہے ہر شخص اس
بات پر غور کر سکتا ہے کہ کیا پچیس سال کی عمر میںکبھی وہ بھو کا سو یا ہے
،کیا پچیس سال کی عمر میںکبھی وہ ننگارہا ہے، کیا پچیسہ ،یا پچاس یا ساٹھ
سال کی عمر میںکبھی وہ بے گھر رہاہے،تو ایک ہی جواب ہوگا کہ نہیں ایسا
نہیں ہواتنگ تو شی الگ آتیں ہیں لیکن ایسا نہیں ہو ا آدمی بھو کا رہا ہو ،ننگا
پھرا ہو،بغیر گھر کے رہا ہو گھر چھو ٹا بڑ ا تو ہو سکتا ہے لیکن چھت اسے ضرور
ملے گی تو جس اللہ نے آپ کو ان حالات سے گزار دیا جب آپ کسی قابل بھی
نہیں رہے آپ کی نگہبانی کی،آپ کو رزق فراہم کیا،آپ کووسائل فراہم کئے،آپ
کو گھر دیا ،آپ کو ماں باپ دئیے ،آپ کوبیوی دی ،آپ کو بچے دئیے اب آپ کچھ
عرصے کے بعد آپ یہ کہیں کہ ہم کچھ کر یں گے نہیں تو کھا ئیں گے کہاں سے تو
یہ بہت ہی بڑی نہ انصافی اور ظلم ہے اللہ رازق ہے انا اللہ ...تو اب یہ کہنا کہ
اللہ ہمارا رازق ہے محض زبانی اور عملاً اس کے خلاف کرنا تو اس کا مطلب یہ
ہوا کہ اللہ کا جو ذکر ہے وہ آپ دل کے ساتھ نہیں کر رہےموجودہ ماں کی دور
میں مو جودہ معاشرے میں ہر آدمی یہ دیکھ رہا ہے کہ دو لت، دو لت ...ہا ئے
دو لت... ہا ئے دو لت ...ہا ئے دو لت... اب تو خاندان بھی وہی ہے جس کے پاس
چا ر پیسے ہو تے ہیں اب یہ اچھا خاندان ہے جس کے پاس چار پیسے نہیں ہو نگے
ہتو اب اس کا مطلب پہ دفو لت کو اتنی اہمیت دے دی گئی ہے کہ شرا فت
ندامت تقویٰ سب چیز ختم ہو گئی اصل چیز دو لت ہے تو اس کا صاف مطلب یہ
ہے کہ مسلمانوں کے اندردو لت پرستی آگئی ہے مسلمان دو لت کے بجا ری ہو
گیا اور جب مسلمان دو لت کا پجا ری ہو گیا تو وہ شرک کے دا ئرے میں داخل ہو
گیا تو ان حالات میں مسلمان ذلیل وخوار نہیں ہے تو کیا ہو گا یہ اللہ کی طر ف
سے عذا ب نہیں ہے یہ ہماری اپنی کچھ ساخت کی پر یشانیاں ہیں اللہ کہتا ہے
وتخصمو...کہ مسلمانوں کے لئے ایک پرو گرام ہے اور وہ پرو گرام یہ ہے کہ

مسلمان متحد ہو کر ایک اللہ کے ساتھ اپنی مر کزیت قائم کر ے اور آپس میں
تفر کہ نہ ڈالے لیکن یہاں تو صورت ہی یہ ہے کہ انسان کی پہچان ہی تفر کہ
سے ہے۔ کو ئی شیاں ہیں ،کو ئی سنی ہے ،کو ئی دیو بندی ہے کو ئی، بر یلوی
ہے کو ئی چٹھا لیوی ہے اور کو ئی کیا ہے اور کو ئی کیا ہے کو ئی نجوی ہے پتا
نہیں کیا کیا فر قے ہیں تو اس کی بڑی عجیب آپ غور فر مائیںاللہ تعالیٰ فرما
ئیں تفرکہ نہیں ڈالو ایک مر کزیت پر قائم رہو اور ہماری صوررت یہ ہے کہ ہم
تفر کہ میں بٹے ہوئے ہیں ظا ہر با ت ہے اللہ کی کھلی نا فر ما نی کی ہے ۔
قرآن پاک کی آیت کی کھلی نا فر ما نی ہے ۔ با غاوت ہے اگر تفر کہ اسلام میں
آجائے تو یہ قرآن کی اللہ کی اللہ کے رسول اللہﷺ کی بغاوت ہے تو مسلمان
بغاوت کر رہا ہے ور با غی ہو نے پر اسرا ر بھی کر رہا ہے کہ میں صیحح ہوں
وہ غلط ہے جب کہ دیو بندی حضرت کہتے ہیں ہم جنتی ہیں بر یلو ی حضرات
کہتے ہیں نہیں نہیں ہم جنتی ہیں اہل حدیث حضرات کہتے ہیں سب دو ذخی
ہیں ہم جنتی ہیں بھئی تمہا رے پاس صنعت ہے تم سے اللہ نے کہہ دیا اللہ کے
رسول اللہﷺ نے کہہ دیاکہاں سے تمہیں پتا چل گیا تم جنتی ہو با قی سب دو
زخی ہیں لیکن اسرا ر یہ ہی کہ ہم اور یہ اسرار جب تک ختم نہیں ہو گا تو
تفر کہ ختم نہیں ہو گا تو اب یہاں بھی قرآن پھیلا دو اللہ کہتا ہے ہم ایک
خاندان بن کے رہو تو مسلمان کہتا ہے ایک خاندان بن کے تو رہنا نہیں ہے رہے
ہی نہیں سکتے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں نماز وہ ہے کہ جس میں بندے کا اللہ کے
ساتھ تعلق قائم ہو جا ئے اب یہ ہے کہ جب کو ئی بندہ اللہ و اکبر کہہ کر پکا رے
اور ہا تھ با ندھ تو اب اس کا ذہن اللہ کے علاوہ کسی دو سری طر ف نہیں چلتا
لیکن یہاں سور ج بر عکس آدمی تا ج کھلتا ہے لیکن اگرذہن قائم نہیں ہو تا تو
نماز میں قائم نہیں ہو تا ایک تھا نے دار بلا لے جناب تھا نے دار کے علاوہ کہیں
ذہن ہوتا ہی نہیں ایک ترکیب ہو گی کہیں ایسا کو ئی طریقہ اختیار کر و کہ
یہاں سے جان چھوڑ جا ئے اب یہ تو مسلمانوں کی بات سمجھ میں آگئی مسلمان
ذلیل وخوار ہے سمجھ میں آگئی یا اس میں کو ئی اورمثال دو کو ئی اور تشریح
کر نی ہے اس میں یہ جو میں نے چا ر بتا ئیں بتا ئی یہ مسلمانوں میں نظر آتی
ہیں یا نہیں آتی کس بنیاد پر انسان اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو گا یا پر
یشانیوں کا مستحق ہو گا اب دو سرا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ جو کہ صاحب دو
سری قومیں تو اللہ کو مانتی ہی نہیں ہیں ہوے خوشحال ہیں تر قی یا فتہ ہیں
تو دیکھئے دو صورتیں ہیں ایک تو صورت یہ ہے کہ اللہ کو آپ نے لا الہ اللہ ...
پڑھ کر اللہ کی وحدنیت کو تسلیم کر لیا اور حضور الصلوٰ ۃ والسلام کو بحیثیت
پیغمبر کے بحیثیت رسول کے تو آپ نے قا نون کو تسلیم کر لیا تو قانون پر اگر آپ
عمل درا مد کر یں گے قانون کے مطا بق آپ اپنی زندگی گزاریں گے تو وہ جو
انعام و اکرا مات کا وعدہ ہے وہ قانون کی پا بندی کے تحت ہے قانون کا عمل ہو
گا تو انعام و اکرامات کے مستحق ہو نگے دو سری قوموں کا یہ ہے وہ تو مانتے
ہی نہیں وہ تو کہتے ہیں خدا ہے ہی نہیں لہذا وہ اس قانون کے دائرے سے نکل

گیا اب یہ ہے کہ آپ کو جو نظر آرہا ہے کہ صاحب وہاں سے پیسے آرہے ہیں ہمیں بھیک مل رہی ہے ہم رو ٹی کھا رہے ہیںوہ تر قی کر رہے ہیں اس کابھی قر آن پاک جواب دیتا ہے قرآن نے یہ کہا ہے کہ میں نے زمین کے اندر اللہ نے زمین کے اندر نشا نیاں بکھر دی ہیں جو قوم تجسس کر ے گی جدو جہد کر ے گی ریسرچ کر ے گی وہ قوم اس سے فا ئدہ اٹھا لے گی اللہ نے یہ کہیں نہیں کہا میں نے مسلمانوں کے لئے مخصوص فر ما دی لہو انزلنا ...دیکھئے اللہ نے یہ نہیں کہا منا فق مسلم...منا فع مومن ...منا فع للنار کے جو بندے نو عیں کی توانائی کو نو عیں کوتلاش کر نا جو بندے اس بات کو ڈھو نڈلیتا ہے ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 4

Time 05:01

کسی اور پیر و مر شد سے فیض کس طر ح ملتا ہے ؟

ایک صورت یہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ حضور قلندربابااولیا ء کے سلسلے میں ہی یہ بات سامنے آئی ہے اس لئے کہ ہماری عمر ساٹھ سال سے زیادہ ہو گئی ہے ہم نے کبھی کسی سے یہ نہیں سنا اپنیء بزرگوں سے نہیںسنا کہیں کتاب میں بھی نہیں پڑھا کہ آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو سکتا اور ہم نے کہیں کسی سے سنا بھی نہیں ہے عجیب اتفاق ہے تو حضور قلندربابااولیا ء کا یہ ارشاد ہے کہ حضور علیہم السلام کا یہ بنا یا ہوا قانون ہے کہ آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو سکتا ۔بیعت جو ہے وہ کو ئی فر ض نہیں ہے یا کو ئی عشاء یا وتر وں کی طر ح واجب نہیں ہے رو حانیت سیکھنے کے لئے بیعت ضروری ہے جس طر ح دنیاوی علوم سیکھنے کے لئے استا د اور شا گرد کا ہو نا ضروری ہے اس طر ح رو حانیت سیکھنے کے لئے بھی ایک استاد کا انتخاب ضروری ہے اور اس استاد کے اانتخاب کا نام بیعت رکھ دیا گیا ہے لیکن قانون یہ ہے کہ ایک آدمی دو جگہ بیعت نہیں ہو سکتا ایک ہی جگہبیعت ہو گا اچھا ایک بندے ایسا ہے کہ پیرو مرشد کا وصال ہو جا ئے یا پیرو مر شد اپنے مر ید کو خود آزاد کر دے خود آکر آزاد کر دے پھر وہ دو سری جگہبیعت بھہی ہو سکتا ہے اور دو سری جگہ کا فیض بھی حاصل کر سکتا ہے ۔اب رہ گیا یہ کہ پیرو مر شد کا وصال ہو گیا آدمی کسی جگہ طا لب کی حیثیت اس کو تصوف کہتے ہیں اس کا اصلاحی نام ہے تعلیم بیعت ہونا اس ہی کو کہتے ہیںیعنی پیرو مرشد کے وصال کے بعد بھی کو ئی آدمی کسیل فدو سری جگہ بیعت نہیں ہو سکتا طا لب ہو سکتا ہے طلب ہو نے کا مطلب دنیا داری کے

حساب سے اصلی بیٹا نہیں بن سکتا ماں جائے بیٹا نہیں بن سکتا متبلا بن سکتا ہے
اب ظا ہر ہے جب کو ئی آدمی کسی کوو متبلا بنا تا ہے تو اپنی جو وراست ہے
اس کی اس کی اولاد بھی ہے اس کے مطبنیٰ بھی ہے تو ظا ہر ہے اس نے اس
کو مطبنیٰ بنا یا اپنی اولاد کی ذمہ داری لی ہے اس لئے اس کی تر بیت کر تا ہے
اور اس کے لئے ورثہ بھئی چھوڑ تا ہے لیکن مطبنیٰ ہو نے میں اور ایک اولاد ہو نے
میں ظا ہرہے جو فرق ہے وہ طا لب ہو گیا نا اور بیعت ہو گیا طو فیل جس
سے ملتا ہے اس سے ملتا ہے ایک اور صورت ہو گی وہ صورت یہ ہو تی ہے کہ
پیرو مر شد کا وصال ہو گیا جسمانی طور پر رو ح موجود نہیں ہے تو اب
جسمانی طور پر شعور کے لئے ضروری ہے کہ کو ئی ٹارگیٹ ہو سامنے کہ وہ
ملے بیٹھے اپنے واردات اور کیفیات بیان کر ے اب مر شد تو اس کے سامنے نہیںہے
واردات کیفیات ہو رہی ہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان اس میں پر ما ر
دے دیکھ رہا ہے شیطانی با تیں اور کان میں یہ آرہی ہیںاعصاب کا بڑا قصہ
مشہور ہے نماز معاف کرنے والا تو اس نے کہا بھئی یہ کیسے ہو سکتا ہے تووہ
یہ ہے کہ شیطان بیج میں داخل دے سکتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک
جسمانی طور پر میٹر ایک آدمی سامنے ہو جس سے آدمی اپنے واردات اور کیفیات
بیان کر کے اس کا تعین کر وا سکے اب پیرو مر شد کاتو وصال ہو گیا اب و ہ کیا
کر ے گا وہ کسی ایک آدمی کو انتخاب کر ے گا تو ایک صورت تو یہ ہو تی ہے وہ
آدمی جس کا اس نے انتخاب کر لیا یعنی استاد دو سرا استادوہ اس کو فیض
پہنچا دے اور ایک صورت یہ ہو تی ہے وہ اس کی تر بیت کر دے اس کی مر ید
کی تر بیت کر دے اور ایسی تر بیت کر دے کہ جو پیرو مر شد وصال کر چکے ہیں
ان کی روح سے ا س کی روح پھیل جا تی ہے تو دو صورتیں ہو تی ہیں ایک تو یہ
بھئی کہ وہ تیار کر دیتا ہے فیض سے سمجھتا ہے وہ اپنا پیرو مر شد ہے اوراگر
جس نے جس کے آپ متبنیٰ ہو گئیوہاں بھی یہی طر یقہ ہے کہ وہاں بھی وہ آپ
کو براہ راست کچھ نہیں دے گا بلکہ جو کچھ اسے دینا ہے وہ آپ کے پیرو مر شد
میرا ایک بڑا قصہ ہے کہ میں قبض کی میری کیفیت تھی اور میں اپنے پیرومر
شد سے جو میرے بھا ئی اور تھیں بہنیں ان کے خطوط میں حضور قلندربابااولیا ء
کو پڑھ کر سنا یا کر تا تھا تو مجھے بڑا وہ ہو تا تھا کہ بھئی مجھے تو کچھ نظر
ہی نہیں آتا کہ یہ کیا چکر ہے کو ئی آسمان میں پہنچ گیا کو ئی جنت میں پہنچ
گیا کو ئی کہیں ملا قات ہو گیاور ہمیں تو کبھی خواب بھی نظر آتے تھے تو ہم
خیال میں ہی رہتے تھے بڑی پر یشانی ہو تی تھی تو میں اپنے پیرو مرشد سے پو
چھا کر تا تھا تر کیب سے کہ فلاح صاحب جو ہیں ان کی صلا حیت مجھ سے زیادہ
ہے کہ فلاح خاتو ن ہیں کہ صاحب ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں کہنے لگے
بالکل اب وہ ایسی ایسی کیفیت ہو ئی کہ بڑی پر یشانی ہو ئی اور ایک احساس
کمتری کا پیدا ہو گیا احساس محروم پید اہو گیا ہم اس لا ئق نہیں ہیں کہ
ہمیں رو حانیت ملے اب دیکھئے نہ ایک آدمی یہ بتا رہا ایک آدمی وہ بتا رہا ہمیں
تو کچھ نظر ہی نہیں آرہا ہےاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 121

Track 5

Time 09:14

کیا کو ئی ولی اللہ کسی ولی اللہ کی ولایت سلب کر سکتا ہے؟

ایک بزرگ گزارے ہیں عبدالبختار انہوں نے ابر و سبر و سے ایک کتاب لکھی بہت
مشہو ر کتاب ہے تصوف تو اس میں ایک واقعہ لکھا ہے اور واقعہ لکھا ہے ایک
بزرگ تھے ان کی دو مر یدتھے اور وہ دو نوں مر ید گھر میںہی رہا کر تے تھے جھٹپا
نے سے آگئے تھے وہی رہتے تھے اپنے پیرو مرشد کے بعد جیسے ہی وہ بڑے ہو ئے
اور صاحب شعور ہو گئے تو ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ حضرت صاحب میں
اتنے سال ہو گئے پندرہ سال سو سال آپ ہی خدمت میں ہو گئے ہیں لہذاجو
میرا حصہ ہے وہ مجھے منتقل کر دیں اور وہ کہتے تھے کہ اللہ میاں بہتر کر ے گا
یہ ہوو گا وہ ہو گا وہ اتنا معاملہ لمبا ہو ا کہ انہوں نے بہت ہی زیادہ اسرار
کیا اور ساتھ میں انہوں نے امتی کو بھی بلا لیا انہو ں نے کہا جو تم کر رہے ہوں
ٹھیک نہیں ہے بات وہی اچھی ہو گی جو اللہ کی طر ف سے ہو گی ایک قاعدہ
ہے قانون یہ بنتا ہے کہ خود چل کر آئیں انہوں نے کہا نہیں صاحب اب ٹھیک ٹھا
ک ہے میں تو جا ئوں گا اور میرا حصہ جو میں نے آپ کی خد مت جو کی ہے اتنے
عرصے تک اس کا جو بھی صلہ ہے آپ وہ مجھے دے دیں تو جب انہوں نے یہ کہا
جو بھی خدمت میںنے کی ہے اس کا صلہ دے دیں تو انہو ں نے پھر نظر کھول دی
مرا قبہ ان کا کھل گیا فیض حاصل ہو گیاوہ چلے گئے دو سرے جو مر ید تھے وہ
گھر میں ہی رہے یہ نہیں گئے انہوںنے کبھی کچھ کہا ہی نہییں دیا جا ئے وہ دیا
جا ئے فیض حاصل ہو کچھ نظر نہیںآتا یہ نہیں ہو تا وہ نہیں ہو تا تو کا فی
عرصہ وہ رہے اور اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا انتقال ہو گیا اب انہوں نے کہا
بھئی اب کیا جا نا ہے اب بچے بڑے ہو گئے بہن ہیں بھا ئی ہیں اب ان کی شا دی
بیاہ کروں تو پھر کہیں جا ئو ں ہتو وہ اس میں لگے رہے کچھ بچوں کو کا روبار
کر وایا کچھ بچوں کو ریا ضتیں کر وائیں شا دیاں کر و ائیں جب سارے کام ہو گئے
تو انہوں نے اماں جی سے کہا کہ صاحب آپ اب ہمیں اجا زت دیں ہم جا ئیں
انہوں نے بہت ہی بے دل ہو کر کہا اچھا بھئی ٹھیک ہے تم جا ئو لیکن وہاں سے
گھر سے رخصت با ہر آئے تو ا نہوں نے کہا کہ اپنے پیر صاحب کی مزار پر بھی
سلا می دینی چا ہیے حا ضری دینی چا ہیے تو وہاں گئے وہاں جا کر سلا م کیا
فاتحہ پڑھی اس کے بعد پھر وہاں سے چلے گئے پھر کشش ہو ئی ایک دفعہ جا کر
اور سلا م کر لو ں پھر کبھی آنا ہو یا نہ آنا ہو پھر دو با رہ گئے پھر وہاں بیٹھے
رہے کچھ پڑھتے رہے ایصال ثواب کیا سلام کیا پھر واپس آئے پھر کشش ہو ئی

کہ پھر کب آنا ہو کہاں ملا قات ہو نہ ہو کس طر ح ہو تیسری مر تبہ جب وہ
آئے توایک گداز پیدا ہو ا کہ وہ وقبر سے لپٹ گئے اور رو نے لگیاور رو تے رو تے رو
تے ان کو نیند ہی آگئی وہ شعوری طور پر جو ہے یکسو ہو گئے تو انہوںنے اپنے
پیرو مرشد کو دیکھا تو بڑے خوش ہو ئے بڑے ان کی تعریف کیاور جو کچھ ان کا
حصہ تھا وہ خواب میں دیا منتقل کر دیااب یہ اپنے گھر پر جا رہے تھے تو راستے
میں اسی دوست کا گھر پڑا تو ان کا دل چا ہا کہ بھئی اس دوست سے بھی مل
کے چلے جا ئیں تو جب وہا ں گئے اس گائوں میں داخل ہو ئے اس قصبے میں
داخل ہو ئے تو وہاں ایک شور مچا ہو اتھا بڑے عجیب بھئی یہ کیا ہو ا کہنے لگے
صاحب ایک آدمی ہے وہ اچھا خاصہ مسلمان تھااور وہ پتا نہیں کیا کیا با
تیںکرتاہے اللہ کے خلاف با تیں کر تا ہے شریعت کے خلا ف کو ئی بات کر تا ہے تو
اس کو جو ہے وہ با دشاہ نے پھا نسی کی سزا دے دی تو انہوںنے کہا بھئی کون
ہے کیا ہے تو ان کو بھئی اشتحاق ہواایسا کون سا آدمی ہے تو وہ گئے تو معلوم
ہوا کہ وہ ان کے وہی پیر بھا ئی تھے تو انہوںنے کہا بھئی تو نے یہ کیا سلسلہ کیا
ہوا ہے تو کہنے لگے بھئی کیا غلط کہہ رہا ہو ں کہنے لگے بھئی تم یہ کہہ رہے
ہو اب ایسی بات کرو جس کو لوگ سمجھ سکیں اب تم تو ایسی بات کہہ رہو
کہ لوگوں کی شعوری سکت ہی نہیں ہے جو سمجھے تم تو رقبہ ڈال دیا شریعت
میں بھی رقبہ ڈال دیامعاشرے میںبھئی رقبہ ڈال دیا اس سے تو ہمارے اسلام کی
بد نامی ہمارے پیرو مر شد کی بد نامی ہے ہ یہ تو تم ختم کرو بھئی انہو ں نے
کہا نہیں نہیں یہ کیسے ختم کروں یہ لوگ تمہیں مو ت کے گھاٹ اتار دے گا
تمہاری تو پھا نسی کی سزا ہو گی تو کہنے لگے مر نے جینے کا کیا فر ق ہے تو
کہنے لگے تم توبہ قوفہ کی با تیں کررہے ہو یہاں رہے وہاں ایک ہی بات ہے اب
پھا نسی ہی دے دے ہتو انہوں نے کہا یہ تو معاملہ بہت ہی زیادہ خراب ہو گیا
تو وہاں جو جج تھے قاری صاحب تھے ان سے جا کر کہا کہ یہ میرا بھا ئی ہے اس
طر ح تو یہ ہے کہ آپ مجھے کچھ دن کی مہلت دیں انہوں نے کہا ہم تو مہلت
نہیں دے سکتے یہی ہے کہ یہاں کا جو خلیفہ اور با دشاہ ہے یہ ہم کر سکتے
ہیں کہ بھی تم درخواست ورخواست لکھ کر دو تو ان کی سفا رش کر تے ہیں
تم ان سے جا کے مل لو ہقصہ مختصر یہ ہے کہ وہ پھا نسی کی سزا جو ہے وہ
کچھ دن کے لئے رو ک دی گئی اب اس کے بعد میں وہ پھر آیا اپنے پیر بھا ئی کے
پاس کہ تو اب بھی مان جا بعض آجا بھا ئی تو اس نے کہا کہ میں تو جو بات کہہ
رہا ہوں سچ کہہ رہا ہو ں میں کو ئی غلط بات تو کہہ ہی نہیں رہا ہوں تو
کہنے لگے بھئی ٹھیک ہے تو بات تو حقیقت کی کر رہا اللہ کے رازکیوں کھول رہا
ہے بھئی اب تجھے اللہ نے کہا ہے کہ بھئی مجھے تو کبھی اللہ نہیں کہا کہ میرا
راز کھولو تو انہو ںنے کہا کہ بات سیدھی سی ہے میں اپنے پیرو مرشد کو منہ
دیکھنا ہے میں اپنے سلسلہ کو بر باد نہیں کر سکتا اب اگر تم باز نہیں آئے تو میں
تمہاراسلب کردوں گا تو انہوں نے کہا یہ بھی کر لو گے تو کیا فر ق پڑے گا انہوں
نے کہا ٹھیک ہے بھا ئی انہو ںنے جو اس کی جو رو وحانیت اس کو سلب کر دیا

سلب کر نے کا مطلب یہ ہے کہ جو پر دہ ہٹا ہو اتھا وہ پر دہ دوبارہ ڈال دیا اور
اس کے بعد اس کو لجا کے با دشاہ کے سامنے کھڑا کر دیا کہ صاحب یہ ہیں وہ
صاحب ان کو آپ نے پھا نسی دی ہے اب ان سے سوا لا ت کر یں اب ان سے جو
بھی بات کر یں اب وہ کہتے ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ بھئی تم نے یہ کہا
کہا تو وہ بات ہی نہیں رہی تو اس طر ح کی اگر ولا یت سلب کر لی جا ئے تو
بہت اچھی بات ہے بھئی لیکن اب کسی کو کیا ضرورت پڑی کہ کسی کی ولایت
سلب کر ے یہ تو کو ئی جا ئیدا ر تو ہے نہیں کہ بھئی تم نے میرا گھر چھین لیا
میں تمہا را گھر چھین لو ں رو حانی علوم کو سیلبـ کر نے سے کیا تعلق کو ئی
ولی اللہ کسی ولی اللہ کی جو ولا یت ہے رو حانیت کیوں سلب کر ے گا کیا
ضرورت پڑی اگر وہ سلب کر بھی لیتا ہے تو وہ ایک عام دنیا دار میں اور رو حانی
آدمی میں فر ق کیا ہوالیکن یہ صورتیں جیسے کہ میںنے اابھی آپ کو واقعہ سنا یا
ہے سلب کر نا بھی بہتر ہے لیکن یہ ایک خانقاء ایک معاشرہ میں فساد ہو جا ئے
بر پا ہو جائے یا رسول اللہﷺ کے بنا ئے ہو ئے قانون پر لوگ انگلیاں اٹھا ئیں اس
سے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی جو نظر کھلی اسکو بند کر دیا جا ئے۔اختتام

*******.